رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

سیرتِ بلال حبشی

19-September-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مُبَلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور رَبِّ کریم کی حمد بیان کی اور پھر نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنے رَبّ سے مغفرت طلب کی، تو یقیناً اس نے بھلائی کو اپنی جگہ سے تلاش کرلیا۔ (در منثور، پ ۳۰، ذکر دعاء ختم القرآن، ۶۹۸/۸)

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں دُرُود دافعِ جملہ بلا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یوں تو تمام صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اپنے اپنے درجے ہیں مگر ان مقدس ہستیوں میں حضرتِ سَیِّدُنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو خاص مقام و مرتبہ حاصل ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دینِ اسلام کی خاطر بہت تکالیف اور اذیتیں برداشت کیں۔ خوفِ خدا ہو یا عشقِ رسول، تقویٰ و پرہیز گاری ہو یا عبادت و ریاضت، کَرامت و شَرافت ہو یا استقامت، عاجزی و انکساری ہو یا حُسنِ اخلاق آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ذات میں ان تمام خوبیوں کی جھلک دکھائی دیتی تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مقام و مرتبہ یہ ہے کہ غلاموں کو سینے سے لگانے والے ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وقتاً فوقتاً آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے فضائل بیان فرمائے۔ آج کے بیان میں ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا تذکرہ، مختصر تعارف، فضائل،

بالخصوص آپ کی ایمان پر اِستقامت اور عشقِ رسول کے واقعات سنیں گی، اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آیئے! سب سے پہلے حضرت سَیِّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا بلال کی آزادی

حضرت سیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ورقہ بن نوفل (جو کہ اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے چچازاد بھائی تھے) کا گزر حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس سے ہوا جبکہ انہیں (اسلام لانے کی وجہ سے) مارا جا رہا تھا اور ایسی حالت میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ "اَحَدٌ، اَحَدٌ" یعنی اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے" کی صدا لگا رہے تھے۔ ورقہ بن نوفل نے دیکھا تو کہا: بلال! اللہ ہی کا نام لئے جاؤ۔ پھر اُمَیّہ بن خَلَف جو حضرت سیّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو مار رہا تھا اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اللہ کی قسم! اگر تم انہیں اس بات پر شہید کر دو گے تو میں رحمت و برکت پانے کے لئے (اِن کا مزار) بناؤں گا۔ ایک دن امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا گزر حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس سے ہوا اور وہ لوگ حضرت سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ یہی برتاؤ (Treatment) کر رہے تھے تو حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُمَیّہ بن خَلَف سے فرمایا: اس بیچارے کے معاملے میں تو اللہ سے نہیں ڈرتا۔ کب تک اسے تکلیف دیتا رہے گا؟ اُمیہ نے کہا: آپ نے اسے بگاڑا ہے، آپ اسے اس تکلیف سے بچالیں جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ تو اَمیرُ المومنین حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: میرے پاس بلال سے زیادہ تندرست و توانا غلام ہے، بلال مجھے دے کر وہ تم لے لو۔ کہنے لگا: منظور ہے، تو حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُمَیّہ کو اپنا غلام دے دیا اور حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ

اللہُ عَنْہُ کو لے لیا اور اُنہیں آزاد کر دیا۔ (حلیۃ الاولیاء، بلال بن رباح، ۱/۱۹۹، رقم:۴۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو راہِ خدا میں کتنی آزمائشیں آئیں، لیکن پھر بھی باطل کے آگے اپنا سر نہیں جھکایا، گویا ان اللہ والوں کا یہ شیوہ (Habit) تھا کہ سر کٹتا ہے تو کٹ جائے، جان جاتی ہے تو چلی جائے مگر دینِ اسلام کو چھوڑ کر باطل کے آگے سر نہ جھکنے پائے۔ ان کا یہ عمل ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ راہِ حق میں اپنا سب کچھ بھی لٹانا پڑے تو لٹا دیا جائے لیکن حق کا ساتھ نہ چھوڑا جائے اور ڈٹ کر باطل کا مقابلہ کیا جائے دنیا میں اس کا صلہ اگرچہ کچھ نہ ملے لیکن ایسے لوگوں کی یقیناً آخرت سنور جاتی ہے بارگاہِ الٰہی سے اِنعامات واکرامات کی بارش برستی ہے۔ حضرت سیدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آخری دم تک اِخلاص اور اِستِقامت کے ساتھ دینِ اِسلام پر ثابت قدم رہے، راہِ خدا میں جان کی بازی لگادی مگر پائے اِستِقلال میں ذرّہ برابر بھی لغزِش نہ آئی، دینِ اِسلام قبول کرنے کی پاداش میں مظلومانہ زندگی بسر کرنے کے باوجود بھی کبھی زبان پر شکوہ نہیں آیا اور ایک طرف ہم محبّتِ رسول کا دم بھرنے والیاں معمولی سی خراش پر واویلا اور شور مچاتی ہیں، ذرا سی تکلیف پہنچنے پر بے صبری کا مظاہرہ کرتی نظر آتی ہیں، ذرا سوچئے! حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اس قدر تکلیفیں برداشت کرنے کے باوجود بھی گویا زبانِ حال سے یہی کہتے رہے کہ جان تو جاسکتی ہے لیکن کلمہ نہیں چھوٹ سکتا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزاریں، ان کی قربانی کے واقعات پڑھ کر اور ان کا ذکر کر کے اپنے ایمان کو تازہ کریں۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایمان پر استقامت کے مزید واقعات سننے سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا مختصر تعارف سنتی ہیں: چنانچہ

مختصر تعارف

☆حضرت سیّدُنابلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قبیلہ بَنِی جُمَحَ کے غلام تھے اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کانام بلال،والد کا نام رَباح اوروالدہ محترمہ کانام حمامہ ہے۔(حلیۃ الاولیاء،بلال بن رباح، ۱/۲۰۰،ملخصاً) ☆آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کنیت ابوعبداللہ،ابوعبدالکریم،ابوعبدالرحمن اورابوعمرو حبشی ہیں۔(الاستیعاب فی معرفۃالاصحاب،رقم:۲۱۴،بلال بن رباح، ۱/۲۱۸)☆مؤذنِ رسول اور سیّدالمؤذنین کے القابات سے مشہور تھے۔چنانچہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:بلال ایک اچھے انسان اور مُؤَذِّنِیْن(یعنی اذن دینے والوں)کے سردار ہیں۔(معجم کبیر،۵/۲۰۹، حدیث:۵۱۱۹) ☆آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کاشمار اسلام قبول کرنے والے اولین سعادت مندوں میں ہوتاہے۔(صفۃ الصفوۃ،۱/۲۲۷ماخوذا) ☆حضرت سیّدُنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تنہائی (Privacy)میں عبادت کرنے والے،صاحب فضل و سخاوت،امیر المؤمنین حضرت سیّدُناابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔☆آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دینِ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بہت زیادہ ستایا گیا۔آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ دوجہاں کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خازن (خزانچی) تھے۔آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کرنے والے۔نیکیوں میں پہل کرنے والے اور ربِّ کریم کی ذات پر کامل بھروسہ اور یقین رکھنے والے تھے۔(حلیۃ الاولیاء،بلال بن رباح، ۱/۱۹۹)☆آپ اسلام میں سچے اورپاکیزہ دل والے تھے۔☆دوپہر کے وقت جب گرمی خوب زور پکڑتی تو اُمیّہ بن خَلَف انہیں باہر لاکر پیٹھ کے بل مکہ کے ریتلے میدان میں ڈال دیتا پھر بڑا پتھر لانے کا حکم دیتاتو ان کے سینے پرر کھ دیاجاتا۔لیکن حضرت سیّدُنابلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اس سخت مصیبت میں گرفتارہونے کے باوجود ”اَحَد،اَحَد“یعنی اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے کی صدا لگائے جاتے۔(حلیۃ الاولیاء، بلال بن رباح، ۱/۲۰۰)☆آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کاوصال20سنِ ہجری کو ہوا۔(ابن

عساکر، رقم: ۹۷۴، بلال بن رباح، ۱۰/۴۴۵)

جاہ وجلال دو نہ ہی مال و مَنال دو　　سوز بلال بس مری جھولی میں ڈال دو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرتِ سیِّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پیکرِ صبر ووفا اوراسلام کے حقیقی آئینہ دار، اسلام سے محبت کرنے والے، اسلام کی خاطر تکلفیں برداشت کرنے والے اور اسلام کی خاطر اپنی جان تک قربان کرنے والے تھے، آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ایمان پر استقامت کا واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

اسلام کے حقیقی آئینہ دار

حضرت سَیِّدُنا عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک روز میں حضرت بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس سے گزرا تو آپ کو تپتی ہوئی زمین پر لٹا کر سزا دی جارہی تھی (گرمی کی شدت اتنی ہوتی کہ) اگر اس زمین پر گوشت کا ٹکڑا رکھ دیا جاتا تو وہ بھی پک جاتا اس حال میں بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زبانِ مبارک پر یہ الفاظ جاری تھے: میں لات وعزی کی خدائی کو تسلیم نہیں کرتا۔ یہ سن کر بدبخت امیہ بن خلف نے آپ کی سزا میں اور اضافہ کردیا اور آپ کے گلے کو اس زور سے دبایا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بے ہوش ہوگئے۔ (سبل الھدی والرشاد، جماع ابواب بعض الامور۔۔۔الخ، الباب الخامس عشر فی عدوان المشرکین۔۔۔الخ، ۲/۳۵۷)

ایمان پر استقامت

بعض اوقات غیر مسلم آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو باندھ کر بچوں کے حوالے کردیا کرتے جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

کو مکہ کی گلی کوچوں (Streets) میں گھسیٹتے پھرتے لیکن اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زبان پر "اَحَد، اَحَد" یعنی اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے، جاری رہتا۔ (مصنف لابن ابی شیبة، کتاب الفضائل، باب فی بلال وفضلہ، ۷/۵۳۷، حدیث: ۱، ملتقطا)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ حضرتِ سیدنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ دینِ اسلام سے کیسی محبت فرماتے تھے، دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار تھے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زِندگی کا مقصدِ اصلی یہی تھا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے کردار سے رہتی دُنیا تک کے مُسلمانوں کو یہ بتادیا کہ ایک مسلمان کو دینِ اسلام اور اپنے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیسی محبت ہونی چاہئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنی خواہشات، مال و اَسباب، اَولاد و اَقارِب حتّٰی کہ اپنی جان سے بھی بڑھ کر اللہ کریم اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کی اور اس مَحَبَّت کو ہمیشہ اپنے دل میں بسائے رکھا، نتیجۃً آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے عمل سے خُوش ہو کر رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کئی مواقع پر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی تعریف و توصیف فرمائی اور جنت میں اپنے غلام کے قدموں کی آواز کو بھی سماعت فرمایا: چنانچہ

قدموں کی آہٹ

معراج کی رات جنت کی سیر کے دوران نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنت میں کسی کے قدموں کی آہٹ سماعت فرمائی جس کے بارے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بتایا گیا کہ یہ حضرت بلال کے قدموں کی آواز ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب عمر، ۲/۴۱۸، الحدیث: ۶۰۳۷ ملتقطا)

سُبْحٰنَ اللہ! قربان جائیں! حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان پر کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے غلام کے قدموں کی آہٹ جنت میں سماعت فرما رہے ہیں، آپ

رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو یہ مقام و مرتبہ کس عمل کے سبب حاصل ہوا، آیئے سنتی ہیں: چنانچہ

جنت میں لے جانے والا عمل

حضرتِ سَیِّدُنا بریدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک صبح نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بیدار ہوئے تو حضرت سیِّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے فرمایا: اے بلال! کونسی چیز تمہیں مجھ سے پہلے جنت میں لے گئی؟ آج شب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی۔ تو حضرتِ سیدنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں (وضو کرنے کے بعد) ہمیشہ دو رکعتیں پڑھ کر اذان دیتا ہوں اور جب بے وضو ہو جاتا ہوں تو فوراً وضو کر لیتا ہوں تو رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا (اچھا!) یہی وجہ ہے۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص۔۔۔ الخ، ۳۸۵/۵، حدیث: ۳۷۰۹ ملتقطا)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو نفل نماز کا کیسا جذبہ تھا جب بھی وضو کرتے تو دو رکعت نماز تحیۃ الوضو ادا فرماتے اور ایک طرف ہم اپنے کردار کی طرف نگاہ دوڑائیں تو ہمارا حال یہ ہے کہ نوافل کے ساتھ ساتھ فرائض و واجبات سے بھی روگردانی کرتی نظر آتی ہیں، سہیلیوں کے ساتھ فضول باتوں میں گھنٹوں ضائع کر دیتی ہیں لیکن نماز کے لئے ٹائم نہیں۔ شادی کی دعوت میں دو گھنٹے پہلے پہنچ جاتی ہیں لیکن نماز کے لئے پہلے سے تیاری کرنے کا وقت نہیں۔ اپنی زندگی کے مقصد (Purpose of life) کو بُھول کر شب و روز حُقُوقُ اللہ کی پامالی میں بسر کر رہی ہیں۔ یاد رکھئے! نماز حُقُوقُ اللہ میں سے انتہائی اہم فریضہ ہے، نماز ضائع کرنے والوں کو قبر و حشر میں دردناک عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا، چنانچہ

بے نمازی کی سزا

بروزِ قیامت گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز چھوڑنے والوں کے چہرے سیاہ ہوں گے اور بے شک جہنم میں ایک وادی ہے جسے لَمْلَمْ کہا جاتا ہے، اس میں سانپ ہیں اور ہر سانپ اونٹ جتنا ہے، اس کی لمبائی ایک مہینے کی مسافت جتنی ہے، جب وہ بے نمازی کو ڈسے گا تو اس کا زہر 70 سال تک اس کے جسم (Body) میں جوش مارتا رہے گا پھر اس کا گوشت گل کر ہڈی سے الگ ہو جائے گا۔ (کتاب الکبائر، فصل فی المحافظة علی الصلوات والتهاون بها، ص۲۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خوفِ خدا سے لرز جایئے، خوابِ غفلت سے بیدار ہو جایئے اور آج سے ہی نمازوں کی پابندی شروع کر دیجئے نہ صرف پانچوں نمازیں ادا کرنے کا معمول بنائیں بلکہ تحیۃُ الوضو اور دیگر نوافل کی بھی پابندی کرنے کی نیت کر لیجئے، آیئے! نفل نمازوں کی پابندی کا ذہن بنانے کے لئے (3) فرامینِ مُصطفٰے سنتی ہیں: چنانچہ

نوافل کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: جس نے دو رکعت نفل ادا کئے جن میں اپنے دل سے کچھ بات نہ کی تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری، کتاب الوضو، باب الوضو ثلاثاً ثلاثاً، ۱/۷۸، حدیث: ۱۵۹)
2. ارشاد فرمایا: جو شخص احسن طریقے سے وضو کرے اور دو رکعتیں قلبی توجہ سے ادا کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ (مسلم، کتاب الطهارة، باب ذكر المستحب عقب الوضوء، ص۱۱۸، حدیث: ۵۵۳)
3. ارشاد فرمایا: جس نے احسن طریقے سے وضو کیا پھر اٹھ کر دو یا چار رکعتیں پڑھیں اور ان کے رکوع و

سجود، خشوع کے ساتھ ادا کئے پھر اللہ کریم سے مغفرت طلب کی تو ربِّ کریم اس کی مغفرت فرما دے گا۔(مسند احمد، بقیة حدیث ابی دَرْدَاء، ۱۰/۴۳۰، حدیث: ۲۷۶۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بلالِ حبشی کا عشقِ رسول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت سَیِّدُنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاکیزہ اَوصاف اس قدر ہیں کہ مختصر وَقْت اُن خَصائص کو بیان کرنے کیلئے ناکافی ہے، مگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ایک وصف بے مثل و بے مثال ہے اور وہ ہے عشقِ رسول، یوں تو عشقِ رسول تمام صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے دلوں کی دھڑکن تھا، مگر سیِّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے آقا کی مَحبَّت وغلامی میں یوں گم رہتے کہ انہیں دنیا کی کسی چیز سے کوئی غرض نہ ہوتی۔ وہ سب کچھ برداشت کرسکتے تھے لیکن انہیں کبھی یہ گوارا نہ تھا کہ کوئی ان کے آقا کی شانِ اقدس میں ادنیٰ سی بے ادبی کی جرأت کرے، اسی عشقِ کامل کے طفیل سیِّدنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دنیا و آخرت میں ایسا مقام و مرتبہ اور وقار ملا کہ ان کی قسمت پر رشک آتا ہے۔ یہ ان کے عشق کا کمال تھا کہ مشکل سے مشکل گھڑی اور کٹھن سے کٹھن وقت میں بھی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے وصال کا شوق انہیں تڑپاتا رہتا حتی کہ جانکنی کے وقت بھی حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اپنے وصال کا ملال ہونے کے بجائے اپنے محبوب سے وصال کی خوشی تھی، آیئے! اپنے دلوں میں عشقِ رسول کو اجاگر کرنے کی نیت سے حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے عشقِ رسول کا ایسا ہی ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

حضور سے ملنے کی خوشی

جب حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر مرضِ وفات میں جانکنی کا عالم طاری ہوا تو ان کی بیوی نے بے قرار

ہو کر یہ کہا : "وَاحُزنَاہُ " ہائے رے میری مصیبت !تو حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے آنکھیں کھول دیں اور تڑپ کر فرمایا: ”وَاطَربَاہُ“ واہ رے میری خوشی !آخری کلمات جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زبان مبارک سے نکلے وہ یہ تھے غَدًا نَلْقَی الْاَحِبَّۃَ مُحَمَّدًا وَّحِزْبَہٗ یعنی کل میں اپنے آقا و مولا حضرت سَیِّدُنا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم سے جاملوں گا۔(احیاء العلوم،کتاب ذکر الموت، الباب الخامس، ۵/ ۲۳۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ عاشقِ صادق، سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیسا کامل درجے کا عشق تھا کہ موت کو مسکراتے ہوئے گلے لگا رہے ہیں اس لئے کہ مرنے کے بعد حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضری نصیب ہوگی، جنت میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور دیگر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات ہوگی۔ حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے گفتار و کردار سے یہ ثابت کرکے دکھایا اور سکھایا کہ عشقِ رسول ہی دینِ حق کی شرطِ اول ہے، سفر ہو یا حضر، زندگی کے سانس چل رہے ہوں یا موت کا وقت ہو، الغرض ہر جگہ ہر معاملے میں انہوں نے محبتِ رسول کو اپنا سرمایۂ حیات بنائے رکھا اور عشقِ حبیب میں خود کو فنا کردیا، یہی وجہ ہے کہ آج کئی صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عشاقانِ رسول کے دلوں کی دھڑکن بنے ہوئے ہیں اور ایک طرف ہم محبتِ رسول کا دم بھرنے والیاں !اپنے اوپر غور کریں تو صرف زبان کی حد تک ہی عشقِ رسول کے دعوے ہیں اور کردار عشقِ رسول سے خالی ہے، ذرا سوچئے ! **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والیاں کسی سے لڑائی جھگڑا کرتی ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والیاں بدلہ لینے کے مَواقع تلاش کرتی ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والیاں گالیاں بکتی ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والیاں تہذیب و اخلاق کا دامن ہاتھوں سے چھوڑتی ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والیاں اپنی اسلامی بہنوں کی دل

آزاریاں کرتی ہیں؟ **کیا عشقِ رسول** کا دم بھرنے والیاں غیر مسلموں کی نقالی کرتی ہیں؟ یقیناً نہیں اور ہر گز نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایک سچے عاشق کی ہمیشہ سے یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس کا محبوب اس سے راضی رہے جس کے لئے وہ مختلف جتن کرتا ہے، وہ اپنے محبوب کے روزمرہ معمولات کو نوٹ کرتا اور پھر اسے اپنے سینے میں سمالیتا ہے اپنی زندگی اور اپنے تمام معاملات کو محبوب کی پسند کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے اور جو چیز محبوب کو ناپسند ہو وہ بھی اسے ناپسند کرتا ہے اور جس چیز کو محبوب سے نسبت ہو جائے وہ بھی عاشق کی نظر میں محبوب ہو جاتی ہے، یہی وجہ تھی کہ حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قبیلے والوں سے بے پناہ محبت فرماتے اور ان کے لئے دعائیں کرتے تھے، چنانچہ

قریش کے لئے دعا کرتے

حضرت سَیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بَنُو نَجَّار کی ایک صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے فرمایا: مسجدِ نبوی شریف کے گرد میرا ہی گھر سب سے اونچا تھا اور اسی پر حضرت سیّدنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فجر کی اَذان دیا کرتے تھے، وہ رات کے آخری حصے میں آکر مکان کی چھت پر بیٹھ جاتے اور فجر طُلوع ہونے کا اِنتظار کرتے، جب اسے دیکھتے تو انگڑائی لیتے اور یہ دُعا مانگتے: **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُكَ وَاَسْتَعِیْنُكَ عَلٰی قُرَیْشٍ اَنْ یُّقِیْمُوْا دِیْنَكَ** یعنی اے اللہ! میں تیری حمد بیان کرتا ہوں اور قریش کے معاملے میں تیری مدد طلب کرتا ہوں کہ وہ تیرے دِین کو قائم کریں، اس کے بعد اَذان کہتے، وہ صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی

ہیں: خدا کی قسم! میری معلومات میں ایک رات بھی ایسی نہیں کہ اُنہوں نے یہ دُعا نہ مانگی ہو۔(ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب الاذان فوق المنارہ، ۱/۲۱۹، حدیث:۵۱۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے دو مدنی پھول حاصل ہوئے:

پہلا مدنی پھول یہ حاصل ہوا کہ جب اَذان سے پہلے قریش کیلئے دُعائیہ **کلمات** کہنا جائز اور سُنَّتِ بلالی ہے تو پھر اَذان سے پہلے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے دُعا کرنا یعنی دُرُود و سلام پڑھنا بھی یقیناً جائز بلکہ کثیر اَجر و ثواب کا باعث ہے۔

دوسرا مدنی پھول یہ حاصل ہوا کہ سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اذان سے پہلے اپنے لئے اور حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قبیلے والوں کے لئے بلا ناغہ دُعائیہ **کلمات** کہتے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ جب دعا کریں تو صرف اپنے لئے ہی نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں، کیونکہ دُعا کی قبولیت کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جب ہم اپنے لیے دُعا مانگیں تو سب اہلِ اسلام کو اس دُعا میں شریک کریں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اگر دُعا مانگنے والا خود قابلِ عطا نہیں تو کسی بندے کا طُفیلی ہو کر مراد کو پہنچ جائے گا۔

حضرت سَیِّدُنا ابو الشیخ اصبہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت کی: ہم سے ذکر کیا گیا، جو شخص مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لیے دُعائے خیر کرتا ہے قیامت کو جب ان کی مجلسوں پر گزرے گا تو ایک کہنے والا کہے گا: یہ وہ ہے جو تمہارے لیے دُنیا میں دُعائے خیر کرتا تھا پس وہ اس کی شفاعت کریں گے اور جنابِ اِلٰہی میں عرض کر کے اسے جنت میں لے جائیں گے۔

قرآنِ کریم کے پارہ 26، سورہ محمد، آیت نمبر 19 میں تمام مسلمانوں کیلئے دُعا کرنے کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے خاصّوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گُناہوں کی معافی مانگو۔ (پ۲۶، محمد:۱۹)

حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ (یعنی اے اللہ! میری مغفرت فرما) کہتے سنا۔ فرمایا: اگر سب مسلمانوں کو شامل دُعا کرتا تو تیری دُعا مقبول ہوتی۔ (ردّالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، آداب الصلاۃ، مطلب: فی الدعاء بغیر العربیۃ، ۲/۲۸۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی دُعاؤں میں تمام مسلمانوں بالخصوص والدین اور اپنے اساتذہ کو ضرور یاد رکھا کریں، یاد رکھئے! ☆دُعا دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ☆دُعا اللہ کریم سے مُناجات کرنے، اس کا قُرب حاصل کرنے، اس کی عظیم بارگاہ سے مُرادیں پانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ☆دعا بخشش و مغفرت کا پروانہ حاصل کرنے اور دُنیوی و اُخروی مَصائِب و مُشکلات کے حل کا نہایت آسان اور مُجرَّب ذریعہ ہے۔ ☆دُعا ایک بہترین عبادت اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتِ مُبارکہ ہے۔ ☆دُعا گنہگار بندوں کے حق میں اللہ کریم کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت و سعادت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم حضرت سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے عشقِ رسول کے واقعات سن رہی تھیں، ایمان لانے اور غُلامی سے آزادی پانے کے بعد عاشقِ بے مثال حضرتِ سیّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنی زندگی کے حسین ایّام سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں گزارے، یقیناً حقیقی عاشق جب اپنے محبوب کا دیدار نہ کرے تو اسے کسی پل چین

نہیں آتا، وہ محبوب کو دیکھنے کے لئے بیقرار ہو جاتا ہے یہی وجہ تھی کہ جب حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا وصالِ ظاہری ہوا تو حضرت سَیِّدُنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی حالت غیر ہو گئی، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مدینہ کی گلیوں میں یہ کہتے پھرتے تھے کہ لوگو! تم نے کہیں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا ہے تو مجھے بھی دکھا دو یا مجھے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا پتا بتا دو اسی غم میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مدینہ طیبہ سے ہجرت کر کے مُلکِ شام کی طرف چلے گئے۔

آیا ہے بلاوا مجھے دربارِ نبی سے

جب حضرت سَیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مدینہ طیبہ سے ہجرت کر کے ملکِ شام کے عَلاقے "دارَیّا" میں سُکُونَت اِختیار فرمائی۔ تو ایک رات خواب میں اللہ کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے بلال! یہ کیسی بے وفائی ہے کیا ابھی وہ وقت نہ آیا کہ تم میری زیارت کیلئے مدینے آؤ۔ عاشقِ بے مثال حضرتِ سیّدنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ غمزدہ و خوفزدہ حالت میں بیدار ہوئے، سواری پر سوار ہوئے اور مدینۂ منوّرہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ جب مدینہ طیبہ کی نُورانی اور پر کیف فضاؤں میں داخل ہوئے تو بے تابانہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مزارِ پُراَنوار پر حاضر ہوئے، آنکھوں سے آنسوؤں کا تار بندھ گیا اور اپنا چہرہ مَزارِ پاک کی مبارک خاک پر مَس کرنے لگے، گلشنِ رسالت کے دونوں مہکتے پھول حضرات حَسَنَین کَرِیمَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُما کی وہاں تشریف آوری ہوئی تو حضرتِ سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے دونوں شہزادوں کو گلے لگالیا اور پیار کرنے لگے۔ شہزادوں نے فرمائش کی: اے بِلال! ہم آپ کی وہی اذان سننے کے خواہش مند ہیں جو صبح کے وقت نانا جان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیبہ میں دیا کرتے تھے۔

حضرتِ سَیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مسجد نبوی شریف کی چھت پر اُس حصّے میں تشریف لے گئے جہاں وہ

حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری میں اَذان دیا کرتے تھے۔جب حضرتِ سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے ”اللّٰہُ اَکۡبَرُ اللّٰہُ اَکۡبَر“ سے اَذان کا آغاز فرمایا تو مدینۂ طیبہ میں لوگ بے تاب ہوگئے، جب ”اَشۡھَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ“ کے کلمات کہے تو لوگوں کی بے تابی اس قدر بڑھ گئی کہ ہر طرف آہ وبُکا شروع ہو گیا، پھر جب **”اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہ“** پر پہنچے تو لوگ اپنے آپ سے بیگانہ ہوگئے، ایک دوسرے سے پوچھنے لگے: کیا رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مزارِ پُر انوار سے باہر تشریف لے آئے ہیں؟ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد اہلِ مدینہ میں کبھی اتنی زیادہ آہ وزاری نہ ہوئی تھی جتنی اس دن دیکھنے میں آئی۔(ابن عساکر، رقم:۴۹۳، ابراھیم بن محمد۔۔الخ، ۱۳۷/۷ ۔ فتاوٰی رضویہ، ۱۰/ ۲۰۷، مُلَخَّصًا)

دنیا کے سارے غم مرے دل سے نکال دو
غم اپنا یا نبی! برائے بلال دو

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ حقیقت ہے جو عشقِ رسول میں روتا ہے وہی دنیا و آخرت میں کامیاب ہوتا ہے جب سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے اپنی ساری زندگی اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عشق ومحبت میں گزاری تو ربِّ کریم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کو دنیا و آخرت میں بلند مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے، قیامت تک آنے والے لوگوں کے دلوں میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی محبت ڈال دی گئی اور حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کے ایسے ایسے فضائل و مراتب کو بیان کیا جن کو پڑھ یا سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی محبت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ آیئے! سیّدنا بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کو دنیا و آخرت میں کیسا مقام حاصل ہے اس کے متعلق (2) فرامینِ مُصطفٰے سنتی ہیں: چنانچہ

شانِ بلال بزبان مصطفٰے

1. ہم غریبوں کے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک مرتبہ حضرتِ بلال (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: بروزِ قیامت جنتی اونٹنی پر سوار ہو کر اذان کہیں گے اور جب **اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ** کے کلمات کہیں گے تو تمام انبیاء اور ان کے اُمّتی بلال (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کو دیکھ رہیں ہوں گے۔ انبیاء وشہدا کے بعد سب سے پہلے بلالِ حبشی کو جنتی حلہ پہنایا جائے گا۔ (ابن عساکر، رقم: ۹۷۴، بلال بن رباح، ۴۵۹/۱۰، حدیث: ۲۶۵۵، ملتقطاً)

2. حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت بلال (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) ایسی اونٹنی پر سوار ہو کر آئیں گے جس کی کاٹھی سونے اور یاقوت سے مزین ہو گی ان کے ہاتھ میں جھنڈا ہو گا تمام مؤذنین ان کے پیچھے پیچھے ہوں گے اور یوں (حضرت) بلال (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کی قیادت میں وہ قافلہ جنت میں داخل ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ بھی جنت میں داخل ہو جائے گا جس نے صرف چالیس دن اللہ پاک کی رضا کے لئے اذانیں دی ہوں گی۔ (ابن عساکر، رقم: ۹۷۴، بلال بن رباح، ۴۶۰/۱۰، حدیث: ۲۶۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۵۵/۱ حدیث:

(۱۷۵

شکر کی سنتیں اور مدنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شکر کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اللہ پاک کو یہ بات پسند ہے کہ بندہ ہر نوالے اور ہر گھونٹ پر اللہ کریم کا شکر ادا کرے۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، الخ، باب استحباب حمد اللہ۔۔۔ الخ، ص ۱۱۲۲، حدیث ۶۹۳۲) (2) فرمایا: تمہیں چاہئے کہ زبانیں ذکر سے اور دل شُکر سے تر رکھو۔ (شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ، فصل فی ادامۃ ذکر اللہ، ۱/۴۱۹، حدیث: ۵۹۰، ملتقطاً) ☆ شکر اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ (شکر کے فضائل، ص ۱۲) ☆ اللہ پاک کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔ (خزائن العرفان، پ ۲، البقرہ، تحت الآیۃ: ۱۷۲) ☆ شکر کی توفیق عظیم سعادت ہے۔ (ایضاً، ص ۱۲) ☆ شکر میں نعمتوں کی حفاظت ہے۔ (ایضاً، ص ۱۲) ☆ شکر ہی سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ (ایضاً، ص ۱۲) ☆ شکر اللہ والوں کی عادت ہے۔ (ایضاً، ص ۱۲) ☆ نعمت ملنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کی صورت میں بندہ عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔ (صراط الجنان، ۴/۴۰۶) ☆ عبادت بغیر شکر کے مکمل نہیں ہوتی۔ (بیضاوی، ۱/۴۴۹، پ ۲، البقرہ، تحت الآیۃ: ۱۷۲) ☆ شکر تمام عبادتوں کی اصل ہے۔ (تفسیر کبیر، ۲/۱۹۱ پ ۲، البقرہ، تحت الآیۃ: ۱۷۲) ☆ حضرت سیّدنا ابو بکر شِبلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شکر یہ ہے کہ نظر نعمت عطا کرنے والے پر ہو نہ کہ نعمت پر۔ (احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، ۴/۱۰۳) ☆ حضرت سیّدنا ابو سلیمان واسطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو یاد کرنے سے دل میں اللہ پاک کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ (تاریخ مدینہ ابن عساکر، ۳۶/۳۳۴، حدیث: ۴۱۳۳) ☆ حضرت سیّدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو شکر کے

ذریعے محفوظ کر لو۔(حلیۃ الاولیا، ۵/۴۷۳، حدیث: ۷۴۵۵)☆امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دل کا شکریہ ہے کہ نعمت کے ساتھ خیر اور نیکی کا ارادہ کیا جائے☆زبان کا شکریہ ہے کہ اس نعمت پر اللہ پاک کی حمد و ثناء کی جائے۔☆باقی اعضا کا شکریہ ہے کہ اللہ پاک کی نعمتوں کو اللہ پاک کی عبادت میں خرچ کیا جائے اور ان نعمتوں کو اللہ پاک کی معصیت میں صرف ہونے سے بچایا جائے ☆آنکھوں کا شکریہ ہے کہ کسی مسلمان کا عیب دیکھے تو اس پر پردہ ڈالے۔(احیاء العلوم، کتاب الصبر و الشکر، الرکن الاول فی نفس الشکر، بیان فضیلۃ الشکر، ۴/۱۰۳، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد